حکومتی وزرا وقتی سیاسی فائدے کے لئے جماعت احمدیہ کے خلاف نفرت پر مبنی مہم چلا رہے ہیں: ترجمان جماعت احمدیہ

**ہم سب**

[11/11/2019](https://www.humsub.com.pk/282125/newsdesk-3470/)

[نیوز ڈیسک](https://www.humsub.com.pk/author/newsdesk/)

**جماعت احمدیہ پاکستان کے ترجمان سلیم الدین نے موجودہ سیاسی تناؤ میں وقتی سیاسی مفادات کے حصول کے لیے محب وطن اور پر امن جماعت احمدیہ کے خلاف نفرت آمیز مہم کو بند کرانے کا مطالبہ کیا ہے۔ ترجمان نے کہا کہ ایک طویل عرصہ سے پاکستان میں احمدیوں کے خلاف جھوٹے اور شرانگیز بیانات دے کر اشتعال انگیزی کی جا رہی ہے جس میں گذشتہ چند مہینوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ حد تو یہ ہے کہ وفاقی وزرا اور ریاستی ٹی وی چینل اس میں پیش پیش ہے۔**

**ترجمان نے کرتارپور راہداری کی بارے میں جھوٹے پراپیگنڈے پر وفاقی وزیر برائے پارلیمانی امور اعظم سواتی کے تبصرے کا حوالہ دیا جس میں انہوں نے نجی ٹی وی چینل ہم نیوز پر کہا کہ ’میں لعنت بھیجتا ہوں ان پہ، اور عمران خان بھی لعنت بھجتا ہے قادیانیت پہ‘۔**

ترجمان جماعت احمدیہ نے وزیراعظم عمران خان سے سوال کیا کہ کیا یہ حکومت کا موقف ہے جو وفاقی وزیر نے بیان کیا؟ اعظم سواتی کس کی ترجمانی کر رہے ہیں؟ وزیراعظم عمران خان اس حوالے سے اپنی اور اپنی حکومت کی پوزیشن واضح کریں۔

**ترجمان نے وفاقی وزیرکے توہین آمیز بیان کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایک طرف وزیر اعظم پاکستان کرتارپور راہداری کا افتتاح کر کے دنیا کویہ پیغام دینے کی کوشش کر رہے ہیں کہ ان کی حکومت اقلیتوں کے لیے آسانیاں پیدا کر رہی ہے جبکہ دوسری طرف ان کے اپنے وزیر اپنے ساتھ ساتھ وزیر اعظم کی جانب سے محب وطن احمدیوں کے خلاف گھٹیا زبان استعمال کر رہے ہیں۔**

**ترجمان نے کہا کہ حکومتی ارکان کی جانب سے احمدیوں کے خلاف نفرت پھیلانا ایک سوچے سمجھے منصوبے کے حصہ ہے کیونکہ اس سے قبل امام جماعت احمدیہ سے ایک جعلی خط منسوب کرنے کی کوشش کی گئی اور اس سے قبل سرکاری ٹی وی چینل پی ٹی وی نے برساوں پرانی جھوٹی ویڈیو نشر کی۔**

**خدشہ ہے کہ اس نفرت آمیز مہم کے نتیجے میں احمدیوں کے خلاف پر تشدد واقعات رونما ہو سکتے ہیں۔ حکومت وقت پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ احمدیوں کے خلاف جاری اس جھوٹی اور بے بنیاد مہم کو روکیں جس میں ان کے وزیر بھی شامل ہیں**۔

# <https://www.humsub.com.pk/282125/newsdesk-3470/>

**Khatm e Nabwuat Conference: The rulers and politicians gave the Qadiani seditions the means to prosper**

**The aforementioned faith serves as the jugular vein of the Muslim Ummah; hundreds and thousands gave their lives for this cause.**

**This nation has been toyed with to appease the foreign powers and in the process they have damaged the Islamic views.**

# Chiniot (District reporter, correspondent Ausaf): A two-day Khatm e Nabuwat Conference has commenced yesterday arranged by Majlis e Ahrar Islam Pakistan and Tehreek Tahafuz Khatm e Nabuwat under the supervision of Ahrari leader Syed Ata ul Muhaimin Bukhari at Jami Masjid Chanab Nagar. The speakers who were to speak first expressed their views by stating that the tenet of Khatm e Nabuwat serves as a jugular vein for the Muslim Ummah. Hundreds and thousands have given their life to safeguard it since the war of Yamama till the 1953 Khatm e Nabuwat movement. And this process continues to this day as well and will continue till the Day of Judgment. In it, resides the secret to everlasting life. Ulemas and religious scholars added that the failure to implement Islamic values has created a rift in establishing a [stable] nation. This goes against the views of the founder of Pakistan. This nation has been toyed with to appease the foreign powers and the extreme hostile political conditions have damaged the economy, the Islamic values and dignity of the country. The rulers and politicians gave the Qadiani seditions the means to prosper and Rabwah has been properly promoted to deny the notion of Jihad. However, Jihad will continue till the Judgment Day. Deputy Ameer Majlis Ahrar Syed Muhammad Kafeel Bukhari said that paying no heed to the demands of Azadi March would only create chaos which would benefit both the Qadianis and our others enemies. He said that the souls of those martyred for the cause of Khatm e Nabuwat demands of us to rise for the establishment of an Islamic Institution. He added that to stop things affiliated with Rabwah brand ought to be our mission and a part of our faith. We are ready to sacrifice our lives and wealth for this cause. Secretary General Majlis Ahrar Abdul Latif Khalid Cheema said that the community of Mirza Ghulam Ahmad Qadiani is a group of heretics and international terrorists which is using the name of Islam to deceive the world. He said that those institutions which are responsible for implementing laws are not following up on the laws designed to protect the sanctity of the Holy Prophetsa which is creating discord. Mufti Ata ur Rehman Qureishi, Maulana Tanvir Ahsan Ahrar, Maulana Muhammad Mugheera, Maulana Muhammad Sarfraz Muawiyah, Maulana Waqas Haider, Mian Muammad Awais, Mufti Muhammad Saad Rizvi, Hakeen Hafiz Muhammad Qasim, Hafiz Muhammad Tayyab and many other leaders partook in the conference. After Maghrib Prayers the orator of the Jami Masjid Ahrar Muhammad Mugheera held a question and answer session. He said that Qadianiat and Islam have no connection whatsoever. He said that this seditious sect is of the view that a prophet in the person of Mirza Ghulam Ahmad Qadiani has come even after the arrival of the Holy Prophetsa and made many claims to support this view. 1200 companions of the Holy Prophetsa and the ancestors of Ahrar gave their life for this cause and to put an end to this sedition. Groups from Karachi and even Peshawar have been reaching Rabwah to participate in this conference and the atmosphere of the city is being filled with the slogans of Khatm e Nabuwat. Ahrar, dressed in red, has made strict arrangements for the security. Conference will continue today (Sunday) as well. Quran lecture will be held after Fajr prayers. At 9:00 the glorious flag hoisting ceremony will be held. From 10 to 2 in the afternoon, Ulemas, journalists Ahrar leaders, lawyers. Intellectuals and other religious leaders will speak to the participants of the conference. After Zuhr, the loyal sons and warriors of Islam and Khatm e Nabuwat and followers of Ahrar, clad in red dress, will begin the rally. The first stop will be at Aqsa Chowk whereas they will move on to Aiwane Mahmood the Qadiani Center. There the religious scholars and leaders will spread invitation to them to enter the folds of Islam.

# (Daily Ausaf, Lahore, Sunday, 10th November, 2019)کرتار پور کے بعد مزید راہ داریوں کے نامراد منصوبے

[10/11/2019](https://www.humsub.com.pk/281923/hahsir-irshad-2/) [حاشر ابن ارشاد](https://www.humsub.com.pk/author/hashir-irshad/)

چلیے ایک راستہ کھلا۔ ایک راہداری ہے جو خاردار سرحد کے آر پار ہے۔ دو طرف دشمن بندوقیں اور توپیں لیے کھڑے ہیں پر راہداری میں دمکتے چہروں والے سکھ بے خوف ہیں۔ ستر سال پہلے ہوئے کتنے ہی قتل عام ، کتنی ہی عورتوں کا ریپ، کتنی ہی املاک کی تباہی سب اس راہداری میں پھیلی محبت میں تحلیل ہو گئے ہیں۔ کوئی پیچھے مڑ کر نہیں دیکھتا ہے، سب کی نگاہیں آگے کا منظر دیکھنے میں محو ہیں۔  اچھا ہے کہ یہ پرامن ، پر سکون ، دل جو اور دلکش راہداری نفرتوں کی زمیں پر ایک جزیرے کی صورت بن گئی ہے۔

لگے ہاتھوں کچھ اور راہ داریاں بھی بنا دی جائیں تو کیا ہی اچھا ہو۔

ایک راہداری ایسی ہونی چاہیے جس پر سفر کرتے خاندان کو یہ یقین ہو کہ راہ میں انہیں روک کر جرم بے گناہی میں گولیوں سے چھلنی نہیں کر دیا جائے گا

ایک راہداری وہ ہونی چاہیے جس پر قدم دھرنے کے بعد پطرس مسیح مطمئن رہے کہ کوئی اسے اپنے ہی عم زاد سے بدفعلی پر مجبور نہیں کرے گا

ایک وہ راہداری بھی ہونی چاہیے جس پر کوئی ایسا بھٹہ نہ ہو جہاں ایک جوان جوڑے کو محض الزام پر بھڑکتی ہوئی بھٹی میں جلا دینے کی روایت ہو۔

ایک راہ داری وہ جس پر رمشا مسیح کو قاری خالد کا ڈر نہ ہو اور آسیہ مسیح کو قاری سالم کا خوف نہ ستاتا ہو۔ جنید حفیظ کو اپنے ہی شاگردوں سے اندیشہ نہ ہو۔  جہاں کوئی سلمان تاثیر کسی قاری حنیف کی شعلہ بیانی پر جان نہ کھوتا ہو۔  جہاں الزام لگانے والا بھی اسی کٹھالی سے گزرے جس سے ملزم کو گزرنا پڑتا ہے۔ جہاں سر اتارنے کے نعرے کو محبت کی تمثیل نہ بتایا جاتا ہو

ایک ایسی راہ داری جس میں مقدمے کا فیصلہ ہونے کا وقت ملزم کی عمر سے زیادہ نہ ہو۔ جہاں منصف سہمے ہوئے نہ رہتے ہوں۔ جہاں وکیلوں کو قتل کرنے کی کوئی تاریخ نہ ہو

اس راہداری کے بارے میں کیا خیال ہے جہاں طالب علم محض علم کے متلاشی ہوں، اپنے ہی ساتھ پڑھنے والے کی زندگی چھیننے اور لاش کی بیحرمتی کے دلدادہ نہ ہوں

کیوں نہ ایک راہداری ایسی ہو جہاں قتل، ریپ اور غفلت سے ہوئے حادثوں کی قیمت لگانے کا رواج نہ ہو

ایک راہداری ٹیٹوال کے آر پار ہو۔ سنا ہے عمارت سے زیادہ محبت انسانوں سے کرنی چاہیے۔ ادھر کے کشمیر اور ادھر کے کشمیر کے بیچ ایک ملاپ کی راہداری ہو تو اس محبت کا کوئی فسانہ لکھا جائے۔ ورنہ تو بس “ٹیٹوال کا کتا” ہی کشمیر کی کہانی بیان کرتا رہے گا۔

ایک راہ داری رواداری کی بھی ہو جس پر بنے مسجد ، مندر اور کلیسا کو کسی توڑ پھوڑ کا خدشہ نہ ہو۔ کہیں اور ہوئے ایک غلط قدم کی قیمت اس راہ داری پر بنی عبادت گاہیں نہ چکائیں

اس کے ساتھ ساتھ وہ راہ داری بھی ہو جہاں عقیدے کی پرکھ کی بنیاد پر طرز تعمیر کے فیصلے نہ ہوں۔ جہاں قبر کے کتبے پر سیاہی نہ پھیری جائے ۔ جہاں عمارت کی پیشانی پر لکھے کلمے کو کوئی نہ مٹائے اور جہاں عقیدے کا اختلاف روز نفرت کی فصل نہ اگاتا ہو۔

ایک راہداری ایسی بھی ہو جس پر کوئی ایسا گونر فارم نہ ہو جہاں مسافروں کو بسوں سے اتار کر ان کی کمر کے نشان دیکھ کر گردن اتارنے کی کوئی مثال نہ مل سکے

ایک راہداری صرف ان بچیوں کے لیے ہو جہاں کوئی زورآور انہیں اٹھا کر اپنے مذہب کا کلمہ پڑھنے پر مجبور نہ کرے

ساتھ ساتھ وہ راہداری بھی ہو جس پر کچھ اور بچیاں اپنا بچپن جی سکیں۔ جوان ہونے سے پہلے ہی کوئی ان کا سودا کبھی سوارہ ، کبھی ونی اور کبھی شادی کے نام پر نہ کرسکے۔ کوئی تو ایک جزیرہ ہو جہاں ایک لڑکی کی زندگی اس کی اپنی زندگی ہو

ایک راہ داری وہ ہو جہاں بات بات پر شناخت پوچھنے کا رواج نہ ہو۔ جہاں زبان کی بنیاد پر تفریق کرنے کی رسم نہ ہو اور جہاں خدوخال سے کسی کی نیت کا تعین نہ ہو۔

ایک راہداری وہ ہو جہاں عورت کی مرضی کا وزن اتنا ہی ہو جتنا مرد کی مرضی کا

ایک راہ داری ایسی بھی جہاں تاریخ کے نام پر جھوٹ، مذہب کے نام پر نفرت اور سائنس کے نام پر عقیدہ نہ پڑھایا جاتا ہو

بلوچستان میں ایک راہ داری ہو جہاں پنجابی مزدور بھی اتنا ہی محفوظ ہو جتنا بلوچ قوم پرست۔ جہاں کسی کو اٹھائے جانے کا خطرہ نہ ہو ، کسی کو بے گناہ مارے جانے کا خدشہ نہ ہو۔ اسی بلوچستان میں ایک اور راہداری ہو جہاں ہزارہ کھلی فضا میں زندہ رہ سکیں۔ جہاں کبھی کسی ماں کو ٹھندی سڑک پر اپنے بیٹے کے لاشے کے ساتھ احتجاج کی رات نہ گزارنی پڑے

خیبر پختونخوا میں ایک راہداری ہو جہاں جیٹ طیارے کبھی بمباری نہ کریں۔ جہاں عقیدے کی تشریح کے نام پر سروں سے فٹ بال نہ کھیلا جاتا ہوں۔ جہاں گھروں کے مکین گھروں سے دربدر نہ ہوتے ہوں، جہاں سب کو بات کرنے کی برابر آزادی ہو، جہاں سب کی بات سننے کا حوصلہ ہو

سندھ میں ایک راہداری ہو جہاں ایسے جوہڑ نہ ہوں جن پر انسان اور جانور ایک ساتھ پانی پینے پر مجبور ہوں۔ جہاں کسی نے گیسٹرو کا نام نہ سنا ہے۔ جہاں سندھو دریا میں اب بھی پانی بہتا ہو ۔ جہاں سمندر زمین کو نہ کاٹتا ہو اور جہاں زبان کی تفریق پر دل سیاہ نہ ہوتے ہوں۔ جہاں سیاست انسان کے لیے ہو، انسان سیاست کے لیے نہ ہوں

پنجاب میں تو ایک راہداری بن گئی ہے پر کتنی اور راہ داریوں کی ضرورت ہے۔ ایسی راہ داری جس میں سرائیکی وسیب بھی اتنا ہی اہم ہو جتنا تخت لاہور ہے، جنوب میں ایسی  راہداری جس میں دہشت گرد تیار کرنے کی کوئی فیکٹری نہ ہو۔ ایسی راہ داری جس میں زمین اس کی ہو جو اس میں محنت کرے۔ ایسی راہ داری جہاں قانون کی وردی خوف کی علامت نہ ہو۔ ایسی راہ داری جہاں سیاسی شعور کی آبیاری ہو ۔ ایسی راہ داری جہاں سجدے اور قیام کے وقت کا درست تعین کرنا ممکن ہو۔

کشمیر کی ایک راہداری کی تمنا تو بیان ہو گئی پر بات کیا اتنی سی ہے۔ ایک راہ داری وہ بھی بنا دیجیے جہاں دریاؤں کا پانی سوکھتا نہ ہو۔ ایک راہ داری وہ بھی جہاں کشمیریوں کی بات کشمیر کی بات سے زیادہ اہم ہو۔ ایک راہداری وہ بھی جہاں آزادی کا مطلب آزادی ہی ہوتا ہو

گلگت بلتستان میں پہاڑوں کے بیچ درے راستہ بناتے ہیں ۔ انہی راستوں میں ایک راہ داری وہ ہو جہاں منہ کھول کر بات کرنے کی اجازت دے دی جائے۔ اس سے بڑا تحفہ انہیں دینا ممکن نہیں ہے۔ دل کرے تو ایک راہداری وہ بھی بنا دیجیے جہاں حقوق کی تعریف گلگتی، ہنزائی اور بلتستانی خود طے کر سکیں

آخر میں بس ایک راہداری ایسی ضرور بنا دیجیے جہاں ہر ایک وہ کام کرے جو اس کے کرنے کا ہے۔ جہاں حدود آرڈیننس ہوں یا نہ ہوں پر حدود متعین ضرور ہوں۔ جہاں لوگ “جس کا کام اسی کو ساجھے، دوجا کرے تو ٹھینگا باجے” کا ورد کرتے ہوں۔ تاکہ سچ مچ اس ملک میں عوام کی حکومت، عوام کے لیے اور  عوام سے ہی ہو۔

خواہشیں اپنی جگہ پر آخر میں ن م راشد کے تین مصرعے سن لیجیے کہ اس سے بہتر اپنی حالت کا بیان ممکن نہیں

ہم محبت کے خرابوں کے مکیں

ریگ دیروز میں خوابوں کے شجر بوتے رہے

سایہ ناپید تھا سائے کی تمنا کے تلے سوتے رہے

[**https://www.humsub.com.pk/281923/hahsir-irshad-2/**](https://www.humsub.com.pk/281923/hahsir-irshad-2/)

**Khatm e Nabuwat and Prophet Muhammad (PBUH) are the decisive factors between Ahmadis and Muslims: Professor Hafiz Naseer**

**Observance of teachings of Islam is the most important need of time. Every believer will have to pay his part for it: Principal of Punjab Group Shahab Pura**

**We will have to keep alive Sunna of Holy Prophet (PBUH) because Ahmadiyyat has turned into the biggest evil of modern age.**

SIALKOT (Bureau Report) Professor Hafiz Naseer said in his address during annual Milad ceremony held ward 6 of Cantt that arrival of Holy Prophet (PBUH) in this universe is the blessing for mankind because oppression was ended up with the emergence of Master of entire universe (PBUH). Holy personality of Prophet Muhammad (PBUH) is the beacon for humanity. Candle of peace can be lit in the society with the promotion of His (PBUH) teachings. Events of darood and Salam are the best ways to celebrate festival of arrival of Holy Prophet (PBUH).

**(Daily Din Lahore, Wednesday, 6th November, 2019)**